

## 87983-والد صاحب تعلیم مکمل کرنے سے پہلے شادی نہیں کرنے دیتے

سوال

میں بیس کا نوجوان ہوں اور احمد اللہ میری مالی حالت بھی اچھی ہے، میں شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے والد صاحب مجھے شادی نہیں کرنے دیتے کہتے ہیں پہلے تعلیم مکمل کرو اور پھر شادی کرنا مجھے کیا کرنا چاہیے؟

پسندیدہ جواب

اول :

شادی کی استطاعت رکھنے والے کے لیے شادی جلد کرنا مستحب ہے کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

﴿ اور تم میں سے جو مرد اور عورت بے نکاح ہیں ان کا نکاح کر دو، اور اپنے نیک بخت غلام اور لونگیوں کا بھی ﴾۔ النور(32)۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہ شادی کا حکم ہے، اور علماء کا ایک گروہ کہتا ہے کہ استطاعت رکھنے والے کے لیے شادی کرنا فرض ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان کے ظاہر سے استدلال کیا ہے :

"اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو کوئی بھی شادی کی استطاعت رکھتا ہے وہ شادی کرے، کیونکہ یہ آنکھوں کو نیچا کر دیتی ہے، اور شرمنگاہ کے لیے عفت کا باعث ہے، اور جو استطاعت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے ڈھال ہے"

اسے بخاری و مسلم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور کئی ایک طریق سے سنن میں مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"شادی کرو، اور بچے پیدا کرو، اور نسل چلاو کیونکہ میں روز قیامت تھا میں ساتھ فخر کروں گا"

اللیامی : ایک کی جمع ہے اور یہ اس عورت پر بولا جاتا ہے جس کا خاوند نہ ہو، اور اس مرد پر بولا جاتا ہے جس کی بیوی نہ ہو، چاہے اس نے شادی کر کے علیحدگی کر لی ہو یا شادی نہ کی ہو" انتہی  
بتصرف

دوم :

بیٹے کو چاہیے کہ وہ والد کے سامنے صراحت سے شادی کی رغبت بیان کرے، اور باپ کو بھی چاہیے کہ وہ اس کی قدر کرے اور بیٹے کی شادی میں معاونت کرے، بلکہ اکثر فقہاء توکتے ہیں کہ قدرت واستطاعت کے وقت ایسا کرنا واجب ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کئے ہیں :

ہمارے اصحاب کئے ہیں : اگر بیٹے کا نان و نفقة والد پر ہو تو اسے بیٹے کی عفت کا خیال کرنا چاہیے جب وہ عفت و عصمت کا محتاج ہو، اور بعض اصحاب شافعی کا بھی یہی قول ہے "انتہی دیکھیں : المغنی (172/8).

اور شیخ بن عثیمین رحمہ اللہ کئے ہیں :

"بعض اوقات انسان کو شادی کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے جس طرح کھانے پینے کی حاجت ہو، اسی لیے اہل علم کا کہنا ہے : جس کا نان و نفقة اور اخراجات کسی کے ذمہ لازم ہو تو اگر اس کا مال اتنا ہو کہ وہ اس کی شادی کر سکے تو اس کی شادی کرنا بھی لازم ہے، اس لیے اگر بیٹا شادی کی ضرورت رکھتا ہو اور اس کے پاس شادی کے لیے مال نہ ہو تو باپ کے لیے بیٹے کی شادی کرنا واجب ہے۔

لیکن میں نے سنا ہے کہ کچھ ایسے باپ بھی ہیں جو اپنی جوانی کی حالت بھول چکے ہیں جب ان کا بیٹا ان سے شادی کرنے کا کرتا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں : تم اپنے پسند کی کمائی سے خود شادی کرو، یہ جائز نہیں بلکہ اگر وہ اس کی شادی کرنے پر قادر ہو تو اس کا حرام ہے اور اگر باپ نے قدرت ہونے کے باوجود بیٹے کی شادی نہ کی تو روز قیامت بیٹا اس کے ساتھ جھوٹا کریگا" انتہی

ماخوذ از : مجموع فتاویٰ ابن عثیمین (410/18).

اور جو غلط اشیاء معروف ہو چکی میں ان میں یہ بھی شامل ہے :

باپ کا اس معاملہ میں بیٹے سے اعراض کرنا، اور بیٹے کی اس ضرورت سے تجہیل برنا، بعض اوقات بیٹے کو شادی کی ضرورت بہت شدید ہو سکتی ہے، جس میں تاخیر کرنے کے نتیجے میں ایک قسم کا انحراف اور غلط کاری کی طرف جانا پیدا ہو سکتا ہے، اور یہ سب کو معلوم ہے کہ لوگ اس ضرورت میں مختلف ہوتے ہیں، اور اس سلسلہ میں اپنے آپ پر کثروں کرنے میں کوئی کم اور کوئی زیادہ ہوتا ہے، اور پھر جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ بیٹے کو شادی کی ضرورت ہونے کے باوجود باپ کا شادی سے منع کرنے میں باپ گنگار بھی ہو سکتا ہے۔

اور کچھ باپ ایسے بھی ہوتے ہیں جو تعلیم اور ملازمت کو شادی پر مقدم سمجھتے ہیں، اور وہ اس سے قبل بیٹے کی شادی کا سوچتے بھی نہیں جو کہ بہت بڑی غلطی ہے، بلکہ معاملہ کو بغور دیکھنا اور پرکھنا چاہیے، اور مصلحت اور مفاسد و خرابی کے مابین موازنہ کرنا چاہیے، اور اپنے بیٹے کی شادی کی ضرورت و حاجت کو جانا چاہیے، اور شادی اور تعلیم دونوں کے حصول میں بیٹے کی قدرت و استطاعت کو بھی منظر رکھنا چاہیے۔

اور جب ان دونوں کا مجمع کرنا ممکن نہ ہو تو پھر مقدم کے کیا جائیگا، یقیناً دین کی حفاظت معتبر ہے، بلکہ بدن و مال کی حفاظت مقدم ہے، اور بالاولی یہ تعلیم پر مقدم ہو گی۔

سوم :

بعض اوقات باپ بیٹے کی تعلیم سے قبل شادی کرنے میں معذور ہو سکتا ہے، یا تو اس لیے کہ وہ دیکھتا ہے کہ بیٹا اپنے تصرفات میں غیر منضبط ہے صحیح نہیں، اور وہ خود اپنی ذمہ داریاں نہیں اٹھا سکتا چہ جائیکہ کسی دوسرے کی ذمہ داری اٹھانے کا متحمل ہو۔

یا پھر وہ دیکھتا ہے کہ بیٹا اپنی تعلیم میں سست ہے اور کوتاہی کر رہا ہے، اور اس کا ظن غالب ہے کہ شادی کے بعد اس کی سستی میں اور اضافہ ہو جائیگا۔

یا پھر وہ دیکھتا ہے کہ بیٹی کو شادی کی زیادہ شدی پر صورت نہیں، بلکہ صرف ایک عام سی رغبت ہے یا پھر کسی دوسرے کی تقليد اور نقل میں ایسا کر رہا ہے۔

اس لیے بیٹے کو چاہیے کہ وہ باپ کے عذر کو تلاش کرے اور اسے مطمئن اور راضی کرنے کی کوشش کرے، اور اپنی شادی کی ضرورت کو بیان کرے، اور شادی کے بعد یوں کی دیکھ بھال کی قدرت اور استطاعت کو سامنے لائے۔

بِمِنْ اللَّهِ تَعَالَى سَأَلَ آپُ کے لیے توفیق کی دعا کرتے ہیں۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ.